

## 1602-اعتماد چاند یکھنے پر ہو گانہ کہ فلکیات کے حساب پر

سوال

کیا مسلمان کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ روزے کی ابتداء اور اختتام میں فلکیات کے حساب پر اعتماد کرے یا کہ اسے چاند یکھنا ضروری ہے؟

پسندیدہ جواب

شریعت اسلامیہ ایسی و سیع شریعت ہے جو کہ عام اور جنون اور انسانوں کے سب احکامات پر مشتمل ہے جو کہ میں مختلف طبقات پائے جاتے ہیں مثلاً علماء اور ان پڑھ شہری اور دینی اور غیرہ

تو اللہ تعالیٰ نے اسی وجہ سے ان کے لئے عبادات کے اوقات کی معرفت کے لئے ایسا آسان طریقہ بنایا جس میں وہ سب کے سب شامل اور مشترک ہیں تو عبادت کے دخول اور خروج کے لئے ایسی نشانیاں بتائیں جن کی معرفت اور پہچان میں وہ سب برابر اور مشترک ہیں۔

مثلاً: غروب شمس کو نماز مغرب کے داخل اور نماز عصر کے وقت کے خروج کی علامت بنایا، اور شفق سرخی کے غائب ہونے کو عشاء کی نماز کے دخول کا وقت بنایا۔ اور اسی طرح میمنہ کے آخر میں چاند کے چھپ کر دوبارہ ظاہر ہونے کو نے قمری میمنہ کی ابتداء اور پہلے میمنہ کی انتفاء کی علامت بنایا۔

اور شریعت اسلامیہ نے ہمیں قمری میمنہ کی ابتداء کی معرفت کے لئے علم فلکیات اور علم نجوم کے حساب کا مکلف نہیں بنایا جسے سوائے قلیل لوگوں کے کوئی جانتا ہی نہیں۔ اس نے قرآن و سنت کی نصوص میں مسلمانوں کے لئے رمضان کے روزوں کے لئے چاند کو دیکھنا علامت قرار دیا گیا اور شوال کا چاند روزوں کے اختتام کی علامت قرار دیا گیا اور اسی طرح عید الاضحیٰ اور یوم عرفات کے لئے بھی چاند دیکھنا ہی علامت قرار پایا۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے :

(تم میں جو شخص اس میمنہ کو پائے وہ اس کے روزے رکھے) البقرہ 185

اور ایک مقام پر اللہ تعالیٰ نے کچھ اس طرح فرمایا :

﴿لوگ آپ سے چاند کے بارہ میں سوال کرتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ یہ لوگوں (کی عبادت) کے وقت اور جمع کے موسم کے لئے ہے﴾۔ البقرہ 189

اور اللہ تعالیٰ کے بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

﴿تم چاند کو دیکھو تو روزے رکھو اور جب چاند دیکھو تو اختتام کرو اگر (آسان) تم پر ابر آلود ہو جاتے تو تیس دن پورے کرو﴾۔

تو بنی محرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے روزوں کے لئے چاند دیکھنا اور شوال کا چاند دیکھنا ان کے اختتام کی علامت قرار دیا اور اسے ستاروں کے حساب اور ان کے چلنے کے ساتھ مربوط نہیں کیا بلکہ اسی چیز پر بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اور ان کے خلفاء راشدین اور آئمہ اربعہ قرون ثلاثہ جس کے بارہ میں بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دور افضل اور بہتر

بیں میں بھی اسی چیز پر عمل کیا جاتا رہا ہے۔

تو قمری میمنوں کے ثبوت اور عبادات کے اوقات دخول اور خروج کو معلوم کرنے کے لئے علم نجوم کی طرف رجوع کرنا اور چاند نہ دیکھنا ایسی بدعاں میں سے ہے جس میں کوئی فائدہ نہیں اور نہ ہی شریعت اسلامیہ میں اس پر کوئی دلیل ملتی ہے۔

لحد آخر اور بخلافی اسی میں ہے کہ دینی معاملات میں اسلاف کی اتباع و پیروی کی جائے اور دینی معاملات میں بدعاں کی اسجاد میں شریعی شر ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ اور سب مسلمانوں کو ظاہری اور باطنی فتنوں سے اپنی حفاظت میں رکھے۔ آمین۔